کیا ایصال ثواب کے لیے نفلی طواف کر سکتے ہیں اور اس میں ایک چکر کافی ہے؟

(دعوتِ اسلامی) دارالافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FSD 8878 تاریخ:30-04-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا مرحوم والدین کی طرف سے ایصالِ ثواب کے طور پر نفلی طواف کر سکتے ہیں؟ اگر کر سکتے ہیں، تو کیا سات چکر پورے کرنے ہوں گے یا صرف ایک چکر ہی سے طواف ادا ہو جائے گا؟

نوٹ:والدین کی طرف سے اس کی کوئی وصیت وغیرہ نہیں تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

والدین یا دیگر مسلمانوں کے ایصالِ ثواب کے لیے کوئی بھی نیک کام مثلاً حج، عمرہ، طواف، نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ کر سکتے ہیں اور اُس عمل کا ثواب انہیں پہنچا سکتے ہیں، خواہ وہ زندہ ہوں یا وفات پا چکے ہوں، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں اپنے مرحوم والدین کو ثواب پہنچانے کی نیت سے نفلی طواف کرنا صرف جائز ہی نہیں، بلکہ اچھا عمل ہے۔

البتہ شرعی طور پر مکمل طواف نیتِ عبادت کے ساتھ خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے کا نام ہے اور اس کو ادھورا چھوڑ دینا، ناجائز و گناہ ہے اگرچہ وہ نفلی طواف ہو، کیونکہ نفلی طواف جب شروع کر دیا جائے، تو مثلِ نماز اس کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، لہٰذا اگر کسی شخص نے نفلی طواف شروع کر کے اس کے اکثر یعنی چار یا اس سے زائد پھیرے چھوڑ دیے، تو دَم لازم ہو گا اور اگر چار سے کم، مثلاً ایک، دو یا تین

پھیرے چھوڑ دیے، تو ہر پھیرے کے عوض ایک صدقہ فطر لازم ہو گا اور دونوں صورتوں میں رہ جانے والے پھیرے اگر مکمل کر لیے، تو پہلی صورت میں دَم اور دوسری صورت میں لازم ہونے والے صدقے ساقط ہو جائیں گے۔

کسی بھی نیک عمل کی برکت سے دوسرے کو فائدہ پہنچنے کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اوران کے بعد آنے والے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کیلئے کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رب! بیشک تو نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے۔

(القرآن، پارہ 28، سورۃ الحشر، آیت 10)

مذکورہ بالا آیت کے متعلق تفسیر مظہری میں ہے: ”قال السیوطی وقد نقل غیر واحد الاجماع علی ان الدعاء ینفع المیت ودلیله من القرآن قوله تعالی ﴿وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ﴾ “ ترجمہ: امام سیوطی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کئی علماء نے اس بات پر اِجماع نقل کیا ہے کہ دعا میت کو فائدہ دیتی ہے اور اس کی دلیل قرآن پاک سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے ﴿وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ﴾ ہے۔

(تفسیر مظھری، جلد 09، صفحہ 127، مطبوعہ کوئٹہ)

سنن ترمذی کی حدیث پاک ہے: ”عن عبد الله بن بریدة، عن ابیه قال: کنت جالسا عند النبي صلی الله علیه وسلم اذ اتته امراة، فقالت: یا رسول الله، اني کنت تصدقت علی امي بجاریة، وإنها ماتت. قال: وجب اجرك وردها علیك المیراث، قالت: یا رسول الله، انها کان علیها صوم شهر، افاصوم عنها؟ قال: صومي عنها. قالت: یا رسول الله، انها لم تحج قط، افاحج عنها؟ قال: نعم، حجي عنها“ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن بریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کی:

یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی بطور صدقہ دی تھی اور وہ وفات پا گئیں، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہارا ثواب ثابت ہو گیا، اور وراثت نے وہ (لونڈی) تمہیں لوٹا دی، اس نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ان کے ذمہ ایک ماہ کے روزے تھے، تو کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم ان کی طرف سے روزے رکھ لو، اس نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! انہوں نے کبھی حج نہیں کیا، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں! تم ان کی طرف سے حج کر لو۔

(سنن الترمذی، جلد2، صفحہ47، مطبوعہ دار الغرب الاسلامي، بیروت)

مذکورہ حدیث مبارکہ کے الفاظ " نعم حجی عنہا " کے تحت علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1014ھ / 1605ء) لکھتے ہیں: " ای سواء وجب علیہا ام أوصت بہ أم لا " ترجمہ: یعنی خواہ ان پر حج واجب ہو، یا انہوں نے اس کی وصیت کی ہو یا بغیر وصیت کے (نفلی) حج ہو، (لہذا انکی طرف سے کر لو)۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد4، صفحہ1359، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1088ھ / 1677ء) لکھتے ہیں: " الاصل ان کل من اتی بعبادۃ ما، لہ جعل ثوابہا لغیرہ وان نواہا عند الفعل لنفسہ " ترجمہ: قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو کوئی بھی عبادت کرے، اس کے لیے جائز ہے کہ اس کا ثواب کسی دوسرے کے لیے کر دے، اگرچہ ادائے عبادت کے وقت خود اپنے لیے اسے کرنے کی نیت کی ہو۔

مذکورہ عبارت کے الفاظ " بعبادۃ ما " کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ / 1836ء) لکھتے ہیں: " ای سواء کانت صلاۃ او صوما او صدقۃ او قراءۃ او ذکرا أو طوافا او حجا او عمرۃ او غیرہ " ترجمہ: خواہ وہ عبادت نماز، روزہ، صدقہ، قراءت، ذکر، طواف، حج، عمرہ یا اس کے علاوہ کوئی اور (نیک کام) ہو۔ **(ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد4، صفحہ12، مطبوعہ کوئٹہ)**

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:”رہا ثواب پہنچانا کہ جو کچھ عبادت کی اُس کا ثواب فلاں کو پہنچے، اس میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے، نماز، روزہ، زکاۃ، صدقہ، حج، تلاوت قرآن، ذکر، زیارت قبور، فرض و نفل سب کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچا سکتا ہے۔“

(بہارشریعت، جلد1، صفحہ1201، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

طواف کی تعریف کے متعلق التعریفات الفقہیہ میں ہے:”الطواف شرعا ھو الدوران حول البیت الحرام“ترجمہ: شرعی طور پر طواف خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانے کا نام ہے۔

(التعریفات الفقھیة، صفحہ138، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

نفلی طواف بھی ادھورا چھوڑنا، ناجائز و گناہ ہے، اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:”طواف اگرچہ نفل ہو، اس میں یہ باتیں حرام ہیں:۔۔۔ سات پھیروں سے کم کرنا (بھی ان میں شامل ہے۔)“

(فتاویٰ رضویہ، جلد10، صفحہ744، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

نفلی طواف جب شروع کر دیا جائے، تو اس کو پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، چنانچہ علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں:”لو شرع فیہ او فی طواف التطوع یجب علیہ اتمامہ“ترجمہ: اگر کوئی طوافِ قدوم یا نفلی طواف شروع کرلے، تو اُس پر طواف کو مکمل کرنا واجب ہو گا۔

(المسلک المتقسط شرح المنسک المتوسط، صفحہ389، مطبوعہ کوئٹہ)

نفلی طواف کا حکم طوافِ قدوم کی طرح ہے، جیسا کہ علامہ شیخ سندھی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:993ھ/1585ء) لکھتے ہیں:”حکم کل طواف تطوع کحکم طواف القدوم“ترجمہ: ہر نفلی طواف کا حکم طوافِ قدوم کے حکم کی طرح ہے۔ **(لباب المناسک، صفحہ217، مطبوعہ دار قرطبة)**

طوافِ قدوم کے اکثر یا اقل پھیرے چھوڑ دینے کا حکم طوافِ صدر کی طرح ہے، جیسا کہ علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں:”لو ترک بعضہ لم اجد فیہ تصریحاً،

وینبغی ان یکون الحکم کحکم فی طواف الصدر، فانه وجب بالشروع "ترجمہ: اگر کسی نے طوافِ قدوم کے بعض چکر ترک کیے، تو اس بارے میں حکم کی تصریح میں نے نہیں پائی اور چاہیے کہ اس میں ویسا ہی حکم ہو، جیسا طوافِ صدر میں حکم ہے۔

(المسلک المتقسط شرح المنسک المتوسط، صفحہ 389، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1252ھ /1836ء) لکھتے ہیں: "لم یصرحوا بحکم طواف القدوم لو شرع فیه وترک اکثرہ او اقله؟ والظاهر أنه کالصدر لوجوبه بالشروع" ترجمہ: فقہائے کرام نے اس بارے میں تصریح نہیں کی کہ اگر کسی نے طوافِ قدوم شروع کیا اور اس کے اکثر یا اقل پھیرے چھوڑ دیئے، تو کیا حکم ہے؟ اور ظاہر یہ ہے کہ طواف شروع کرنے کے سبب واجب ہونے کی وجہ سے یہ طوافِ صدر کی مثل ہے۔

(حاشیۃ ابن عابدین، جلد 3، صفحہ 665، مطبوعہ کوئٹہ)

طواف شروع کر کے اس کے اکثر یا اقل پھیروں کو چھوڑ دینے کے متعلق المسلک المتقسط شرح المنسک المتوسط میں ہے: "(من ترک طواف الصدر کله او اکثرہ فعلیه شاۃ) ای لترک الواجب (وما دام فی مکة یؤمر بان یطوفه، وان ترک ثلاثة اشواط منه، فعلیه لکل شوط صدقة) ای فیطعم ثلاثة مساکین، کل مسکین نصف صاع من بر "یعنی جو شخص مکمل یا اکثر طوافِ صدر چھوڑ دے، تو اس پر ترکِ واجب کی وجہ سے دم لازم ہو گا اور جب تک مکہ میں ہے اُسے طواف کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ اور اگر طوافِ صدر کے تین پھیرے چھوڑ دے، تو ہر پھیرے کے عوض اس پر ایک صدقہ لازم ہو گا، یعنی وہ تین مساکین کو کھانا کھلائے گا، ہر مسکین کو نصف صاع گندم۔

(المسلک المتقسط شرح المنسک المتوسط، صفحہ 388، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1252ھ /1836ء) لکھتے ہیں: "اما القدوم۔۔۔ لو ترک اقله تجب فیه صدقة ولو ترک اکثرہ یجب فیه دم لانه الجابر لترک الواجب في الطواف کسجود السهو في ترک الواجب في النافلة "یعنی اگر کسی نے طوافِ قدوم کے اقل چکر

چھوڑے، تواس پر صدقہ لازم ہو گا اور اگر اس کے اکثر چکر چھوڑے، تو اس پر دَم لازم ہو گا، کیونکہ طواف میں واجب چھوڑنے کی وجہ سے دَم اسی طرح ہے، جیسے نفلی نماز میں واجب کو ترک کرنے میں سجدۂ سہو لازم ہوتا ہے۔ **(حاشیۃ ابن عابدین، جلد3، صفحہ581، مطبوعہ کوئٹہ)**

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "طوافِ رخصت (جسے طوافِ صدر بھی کہتے ہیں، اس کا) کل یا اکثر ترک کیا، تو دَم لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا، تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ۔"

(بہارِ شریعت، جلد13، حصہ06، صفحہ1176، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دونوں صورتوں میں رہ جانے والے پھیرے اگر مکمل کر لیے، تو دَم یا صدقہ ساقط ہو جائے گا، جیسا کہ لباب المناسک میں ہے: "فان اعادہ سقط عنہ الدم" ترجمہ: لہٰذا اگر اس (یعنی اکثر رہ جانے والے پھیروں کا) اعادہ کر لیا، تو دَم ساقط ہو جائے گا۔

(لباب المناسک، صفحہ214، مطبوعہ دار قرطبۃ)

المسلک المتقسط شرح المنسک المتوسط میں ہے: "(وان اعادہ سقطت ای) الصدقۃ" ترجمہ: اور اگر اس (یعنی اقل رہ جانے والے پھیروں کا) اعادہ کر لیا، تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

(المسلک المتقسط شرح المنسک المتوسط، صفحہ383، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

21شوال المکرم1445ھ/30اپریل2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے